

اگست 17 کو بھارت کے نائب صدر جم۔ وری۔ کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے بعد راجی۔ سبھا کے چیئرمین کے طور پر جناب ایم ونکیانائیڈو کے ذریعے ایوان میں کی گئی اولین تقریر کا متن

Posted On: 11 AUG 2017 6:18PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 17 اگست 2017ء: جناب نریندر مودی، ایوان کے محترم لیڈر جناب ارون جیتلی، حزب اختلاف کے مقرر لیڈر جناب غلام نبی آزاد، عزت مآب ڈپٹی چیئرمین جناب پی جے کورین، عزت مآب وزرا اور ایوان کے باوقار ارکان پارلیمنٹ۔

میں ایک 99 سال کی حیثیت سے میں اس معزز ایوان میں داخل ہوا تو اس وقت میں نے یہ سوچا نہ تھا کہ ایک دن اس ایوان کے چیئرمین کی حیثیت سے اس کی صدارت کرنے کا مجھے ملے گا۔ ماری پارلیمانی جم۔ وریٹ کی خوبصورتی اور اس کی شان و شوکت ہے اور اسی کے ساتھ اس کی طاقت بھی ہے۔ ماری پارلیمانی جم۔ وریٹ کی یہ خوبی ہے کہ یہ مجھ جیسے ایک عام شخص کو ایک اعلیٰ عہدے پر فائز کرسکتی ہے اور اس عہدے سے متعلق متعدد ذمہ داریوں کی ادائیگی کے مواقع فراہم کرسکتی ہے۔ معزز ارکان پارلیمنٹ نے بھارت کے جم۔ وری۔ کی حیثیت سے مجھے منتخب کرکے میری جو عزت افزائی کی ہے اس کے لئے میں انتہائی عاجزی کا مظاہرہ کرتا ہوں۔ میری عزت افزائی یہ ہے کہ مجھے راجی۔ سبھا کے چیئرمین کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

ان تمام متعلقہ ارکان پارلیمنٹ کا ممنون ہوں، جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے اس طرح کی ذمہ داری دی۔ سب سے پہلے میں آپ سب کو یہ یقین دہانی کرانا چاہوں گا کہ میں آپ کے توقعات پر پورا اترنے کی پوری کوشش کروں گا۔ اس باوقار ایوان کے چیئرمین کی حیثیت سے اپنے خیالات کے اظہار سے قبل میں۔ ندوستانی پارلیمنٹ کے اس وفاقی چیئرمین کے مخزن اور اس کے رول پر مختصراً اظہار خیال کرنا چاہوں گا۔ 1918ء کی مونٹینگ چیمپلس فورڈ رپورٹ کی بنیادوں کے ساتھ 1921ء میں لی بار ریاستوں کی کونسل کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے بعد حکومت۔ ند کے ایکٹ 1952ء ووٹ دینے کے محدود اختیارات کے ساتھ آئین سازی کے ایک دوسرے چیئرمین کی حیثیت سے اس کا قیام عمل میں آیا۔

اس کے بعد آئین ساز اسمبلی میں اس ایوان کی ضرورت پر بہت زیادہ مباحثہ ہونے لگے تھے۔ یہ سمجھا گیا کہ آزاد۔ ندوستان کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے ایک واحد براہ کتب ایوان ناکافی ہوگا۔ اس کے مطابق ایک وفاقی چیئرمین کی حیثیت سے ریاستوں کی کونسل کا قیام عمل میں آیا یعنی ایک ایسا ایوان جس کا انتخاب منتخب ارکان کرتے ہیں۔ نائب صدر جم۔ وری۔ ند کو اس ایوان کے بلحاظ عہدہ چیئرمین بناکر اس چیئرمین کو وقار اور عزت بخشی گئی۔ آئین ساز اسمبلی کے تعلیم یافتہ ارکان نے اس چیئرمین کو ایک ایسے ایوان کا نام دیا۔ ان غور و فکر ہوتا ہے اور جہاں ان منطقہ تجزیہ ہوتا ہے۔ آج۔ انی جناب این گوپال سوامی ایناگر نے اس کو ایک ایسے ایوان سے تعبیر کیا۔ ان کبھی کبھار جذبات کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ آج۔ انی ناب لوگ ناٹھ مشرا نے اس کو ایک۔ وش مند ایوان، ایک نظر ثانی ایوان اور ایک ایسے ایوان کے طور پر تعبیر کیا جو معیار کے لئے جانا جائے اور ایوان کے ارکان کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ۔ ات کہ رہے۔ اسے سنی جائے۔ اس ایوان میں بحث و مباحثہ کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے۔ انزام بھی ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اصحاب علم کی ایک اچھی خاصی تعداد کو نامزد کیا جائے۔ اس ایوان سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ وفاقی اسکیموں کے معاملے میں ریاستوں کے مفادات کا تحفظ کرے گا۔

معزز ارکان!

دنیا کی سب سے بڑی جم۔ وری اور تیزی سے ابھرتی۔ وئی معیشت کی حیثیت سے ہمارے ملک کو ایک موثر قانون سازی کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے کاموں کی دیکھ بیکھ کر سکے، ذرائع کا استعمال کرسکے، سماجی اور معاشی معیار کو یقینی بنائے۔ معزز ارکان وقت ہمارے حق میں ہیں۔ آزادی کے 70 سالوں بعد بھی غربت، جہالت، عدم مساوات، زرعی اور دیہی ترقی کے بچوں اور طاقت کے غلط استعمال جیسے بنیادی مسئلوں سے ہم جو جھڑپیں کرتے ہیں۔ ان تک کہ۔ ماری آزادی کے حصول کے وقت وہ چند ممالک جو ان مسائل سے نبردآزما تھے وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ بہت تر انداز میں اپنی توانائی کا استعمال کر رہے ہیں۔

کسی انسان، ادارے یا قوم کی کامیابی کے لئے وقت کا بندوبست ضروری ہے۔ ہمارے پاس بہت زیادہ وقت نہیں ہے۔ گزشتہ سات دہائیوں میں جو مواقع ہم نے کھوئے۔ ان کی تلافی کی۔ میں ضرورت ہے۔ اس معزز ایوان میں سال بھر میں 100 دن سے بھی کم کام کاج ہوتے ہیں۔ کیا معزز ارکان کو اپنے ملک اور اپنے عوام کے کار کے لئے اس دستیاب وقت کا بہتر استعمال نہ کرنا چاہئے۔ میں اپنی ملک کی تنوع اور یکجہتی پر فخر ہوتا ہے۔ اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو کیا ہم عمومی قومی اہداف کے حصول اور نوجوان بھارت کو اس کے نم کے احساس کرنے کے قابل بنانے کے لئے متحد نہ ہیں۔ ہو سکتے ہیں۔ ماری جم۔ وری سیاست متعدد سماجی اور معاشی امور پر مختلف خیالات و نظریات کے فروغ کی اجازت دیتی ہے، لیکن مخالفانہ سیاست کی اجازت نہ دیتی جانی چاہئے جس سے پارلیمنٹ کے کام کاج پر اثر پڑے اور جس کے نتیجے میں ہمارے ملک کی ترقی متاثر ہو۔

جم۔ وریٹ قومی مفادات کی برآوری کے لئے ایک مقدس ذریعہ ہے، لیکن اختلافی سیاست جس کی گونج قانون سازی۔ میں سنائی دیتی ہے۔ ملک اور عوام کی پیش قدمی کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ ماری پارلیمانی جم۔ وریٹ کے کسی چیئرمین کو یہ اجازت نہ دینی چاہئے کہ وہ اس طرح کی اختلافی سیاست کی توسیع ثابت ہو۔

نیشن جیتنے والے اور حزب اختلاف کو ایک ذمہ داری دیتا ہے یعنی مجلس عاملہ کی جواب دہی کو یقینی بنانے کی ذمہ داری۔ پارلیمانی جم۔ وریٹ میں تعداد کی اہمیت ہوتی ہے، لیکن اس کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی قانون سازی کے کام کاج کو محض اعداد و شمار کے کھیل میں تبدیل کردیں۔ حکومتوں کی تشکیل کے ساتھ یہی اعداد و شمار کا کھیل ہونا چاہئے اور اس کے بعد انتہائی نادر معاملوں میں یہی اس کا استعمال کیا جانا چاہئے۔ ندوستان جیسی ایک ابھرتی۔ وئی معیشت کی رہنمائی میں سبھی کی حصہ داری ہونی چاہئے۔

معزز ارکان!

ہمارے ملک کے لوگوں کی جو خواہش ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پارلیمنٹ میں عقلمندی کی باتیں اٹھائی جائیں، ان کی فکر مندیوں کی گونج سنائی دے اور اس پارلیمنٹ کے ذریعے ان کے مسائل حل ہوں۔ گزشتہ سالوں میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے اچھا کام کیا ہے، لیکن پارلیمنٹ کے کام کاج کو لے کر لوگوں میں تشویش اور ناراضگی بھی ہے۔ میں لوگوں کی اس ناراضگی کے تئیں سنجیدگی سے اپنا احتساب کرنا چاہئے۔ میں یہی انہیں قول و عمل کے ذریعے مناسب ترامیم کرکے ریاستی قانون سازی کے لئے ایک نظیر قائم کرنی چاہئے۔ ایوان کے موثر کام کاج کے لئے وقت اور جگہ کا بندوبست ضروری ہے۔ خزانہ اور اپوزیشن کے بیچوں کے لئے جگہ اور وقت کا تعین کیا گیا ہے۔ بہتر نتائج کے مفاد میں۔ میں ان وقتوں اور جگہ کے اندر اپنے آپ سٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ پارلیمنٹ میں جس رویے کی ضرورت ہے وہ دونوں طرف سے دو اور لوکاں رویہ ہے اور یہی اسی وقت ممکن ہے جب کہ پارلیمنٹ کے کام کاج میں رخنہ اندازی بجائے اسے موثر ڈھنگ سے چلانے کے لئے اسٹریٹیجی اختیار کی جائے۔ اس کے لئے تمام متعلقہ فریقوں کی طرف سے ایک روشن خیال اپروچ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

بدقسمتی سے ملک بھر کی قانون سازی کے کاموں میں رخنہ اندازی کرنے کو پہلا پارلیمانی آئین سمجھا جانے لگا ہے۔ اس نے ماری پارلیمانی جم۔ وریٹ کے لئے سنگین اثرات مرتب کئے ہیں۔ اس آئین کو فوری طور پر ترک کرنے کی ضرورت ہے اور اس کی جگہ موثر بحث و مباحثہ کیا جانا چاہئے، تاکہ عوام کو درپیش مسائل کا حل نکالا جاسکے۔ اس وقت ہمارے لئے جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ۔ م پارلیمنٹ کی کارروائیوں میں خلل ڈالنے کے بجائے ایشوز پر سنجیدہ بحث و مباحثہ کریں۔ میرا یہ پختہ ماننا ہے کہ حزب اختلاف کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے اور حکومت کو اپنے راستے پر چلنے کا حق حاصل ہے۔ اس کا لازمی مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کا احترام کر رہے ہیں اور پارلیمنٹ کی کارروائیوں میں ایک دوسرے کو موقع دے رہے ہیں۔

ایوان کے موثر کام کاج کے لئے جو میں کرسکتا ہوں اور جو میں کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ آپ سب کو بولنے اور کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ میں یقینی طور پر ایک۔ یڈماسٹر جیسا نہ ہوں۔ ہو سکتا جو ڈسپلن کے راستے پر طلباء کو چلائے۔ یقینی طور پر مجھے معلوم ہے کہ اس طرح کام نہ ہوں کیا جاسکتا ہے۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ ایک دوستانہ اور باہمی اعتماد پر مبنی ماحول کو فروغ دوں۔ ماری قانون سازی کے کام کاج میں معمول کے کام ہوں، ملک کو اس کی ضرورت ہے۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ آپ سب کے تعاون سے ایوان کے کام کاج کو بہتر اور معمول طریقوں پر چلاؤں۔

گزشتہ 75 سالوں سے اس باوقار ایوان کے ایک رکن اور زیادہ تر حزب اختلاف کے ایک رکن کی حیثیت سے میں ایوان کے دونوں فریقوں کی حساسیت، کاروباری ضوابط، معزز ارکان کے حقوق و ، کبھی کبھار ارکان کے احساسات اور ان کی مایوسیوں سے بھی میں اچھی طرح واقف ہوں۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ ڈاکٹر سرویلی رادھا کرشنن، ڈاکٹر ذاکر حسین، جسٹس۔ دایٹ اللہ، ی آر وینکٹ رمن، ڈاکٹر شنکر دیال شرما، جناب کے آر نارائن، جناب بھیروں سنگھ شیخاوت جیسی ممتاز شخصیتوں نے اس معزز ایوان کی کارروائیوں کی صدارت منفرد انداز میں کی ہے۔ میرے فوری پیش رو جناب حامد انصاری نے گزشتہ دس سالوں میں یہ کام بخوبی انجام دیا ہے۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ ان شخصیات کی قائم کردہ روایتوں اور معیارات کو برقرار رکھوں۔

اس موقع پر میں اپنے تمام معزز ارکان سے یہ اپیل کرنا چاہوں گا کہ ایوان میں کچھ نہ ہا کرنے سے پہلے ملک کے غریب ترین لوگوں کو ذہن میں رکھیں۔ میں اپنی آئین کے روشن بولوں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ میں ایک بہتر مستقبل کے لئے لوگوں کے حقوق سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ میں آپ سب کو یہ یقین دہانی کرنا چاہوں گا کہ میری پوری کوشش ہوگی کہ میں بھارت کے نائب صدر جم۔ وری۔ اور راجی۔ سبھا کے چیئرمین کے عہدے کا وقار برقرار رکھوں اور آپ لوگوں نے مجھ پر جو اعتماد کیا ہے اس پر میں پورا اتروں۔ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں اور آپ کے اجتماعی شعور کے مطابق اس باوقار ایوان کے کام کاج میں بہتری کے لئے آپ کی تجاویز کا۔ میش۔ خیر مقدم کروں گا۔

اخیر میں، میں معزز ارکان کو 1997ء اپنی آزادی کی گولڈن جلی کے موقع پر منعقد خصوصی اجلاس میں اس ایوان کے اختیار کردہ قرار داد کی یاد دہانی کرانا چاہوں گا۔ ارکان نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ پارلیمنٹ کے وقار کا تحفظ کریں گے اور اس میں اضافہ کریں گے۔ اس کے لئے وہ قواعد و ضوابط کے پورے سلسلے کا احترام کریں گے اور ایوان کی کارروائی کو متاثر نہ کر چلانے کے لئے ایوان کے پریزنڈنگ افسر کی دایات پر عمل کریں گے۔ آئیے، ہم سنجیدگی سے اس واحد قرارداد پر عمل کریں۔

11.08.2017

م ن ن ا ن ع

U-3957

(Release ID: 1499377) Visitor Counter : 2

